20962-بلیرڈ کھیلنے کا حکم اور ہارنے والے کا کھیل کی اجرت ادا کرنا

سوال

بعض اوقات ہم غم و پریشانی سے تسلی حاصل کرنے کے لیے بلیرڈ کھیلتے ہیں، اور بعض اوقات ہم کھیلتے ہیں کہ ہارنے والا شخص ٹیبل کی اجرت ادا کرے گا، تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آج نوجوانوں کی حالت پر غور فکر کرنے والا شخص یہ پاتا ہے کہ نوجوانوں میں سے اکثر تو نفع مند علم یا پاکیزہ اور حلال رزق کی تلاش اور جدوجہد کرنے سے دور ہٹ چکے ہیں، اور وہ اپنے اوقات کو تباہ و برباد اور قتل کر رہے ہیں، اور بغیر کسی فائدہ کے ضائع کیے جا رہے ہیں، جس کی بنا پر انہیں نفسیاتی مشکلات اور جسمانی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے.

سلف صالحین میں سے ایک شخص کچھ کھیل کود کرنے والے لوگوں کے پاس سے گزرے اور کہا : کاش کہ وقت مال کے ساتھ فروخت ہو رہا ہوتا تو میں ان لوگوں کے اوقات خرید لیتا!

جی ہاں یہ بہت عظیم اور جلیل القدر لوگ تھے انہیں مطالعہ اور ریسرچ اور جدوجہد اور کوشش کے لیے پورا دن کافی نہیں ہوتا تھا، اور انہوں نے اپنے کھانے اور نیند میں کمی کر لی تھی تا کہ ان کے اوقات ضائع نہ ہوں.

پھر ہم نوجوانوں کو دیکھتے ہیں جس سے بہت دکھ اور پریشانی ہوتی ہے کہ وہ اپنی عمر کے بہترین سال کھیل کود اور لہو لعب میں صرف کر دیتے ہیں، ہم اپنے نوجوان بھائیوں سے یہ نہیں چاہتے کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے حلال اور مباح کردہ کھیل کود کو حرام کر لیں، لیکن ہم تو ان سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ صرف اسی کھیل کود میں نہ لگیں رہیں، اور دن اور رات میں یہی چیز ان کی زندگی نہ بن جائے، بلکہ انہیں ایسے کھیل تلاش کرنے چاہییں جو ان کی عقلوں اور جسموں کے لیے مفید ہوں اور ان کی مہارت میں اضافہ کا باعث ہوں.

دوم :

کلبوں میں بلیرڈ کھیلنا جائز نہیں، اس کھیل کی ذاتی حرمت کی بنا پر نہیں، بلکہ اس لیے کہ ان کلبوں میں برائیاں بہت زیادہ کثرت سے پائی جاتی ہیں، وہاں گالی گلوچ اور نمازیں ترک کرنا، اور جوا بھی ہوتا ہے، اور ان کلبوں میں جا کر کھیلنا بغیر کسی ضرورت کے صرف اس جگہ موجود رہنے کے لیے برائی پر خاموشی اختیار کر لینا.

اور یہ کھیل ایسی جگہ پر کھیلنا جہاں برائیاں نہ ہوں تو اس کھیل میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کھیل کی کچھ شروط ہیں :

1-شرط سے خالی ہو.

2-اس میں گالی گلوچ اور سب و شتم اور حقارت و کینہ و بغض اور کراہت نہ ہو.

3-یہ واجبات کی ضیاع کا باعث نہ ہو، مثلا نمازیں، طلب علم، اور اہل و عیال کی تربیت اور ادب سکھانے اور ان کا خیال رکھنے میں مخل نہ ہوتا ہو.

یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ عام فقہاء کرام نے شطرنج کھلنا حرام قرار دیا ہے، ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں، اور جس نے اس کی اجازت دی ہے اس نے بھی ان اوران جیسی دوسری شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے.

نوجوانوں کی کھیل میں غوروخوض کرنے سے ہمیں یہ ملتا ہے کہ یہ شرطیں وہاں ناپید اور معدوم ہیں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی شطرنج کے متعلق کہتے ہیں :

اور انکی کلام بلیرڈ وغیرہ پر بھی منطبق ہوتی ہے جو آج کل نوجوان کھیل رہے ہیں :

مقصد یہ کہ جب بھی شطرنج ظاہری یا باطنی واجب سے مشغول کردے تو وہ علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق حرام ہے، اور واجبات پورا کرنے کی بجائے اس میں مشغول رہنا زیادہ واضح ہے کہ اس کی شرح وبسط کی جائے، اور اسی طرح اگر نماز کے علاوہ کسی اور واجب سے مشغول کردے (یعنی روک دے) جان کی مصلحت، یا اہل وعیال کی مصلحت، یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، یا پھر صلہ رحمی، یا والدین سے حسن سلوک، یا جس کا کرنا واجب ہے مثلا ولایت یا امامت یا اس کے علاوہ دوسرے امور سے روک دے.

اور بہت ہی کم بندے ہیں جو اس میں پڑے ہوں اور واجب سے نہ رکے ہوں، لہذا اس طرح کی صورت میں بالاتفاق حرمت کا جاننا ضروری اور لازمی ہے، اور اسی طرح جب کسی حرام کام پر مشتمل ہو یا کسی حرام کام کو لازم کردے، تو بالاتفاق حرام ہے، مثلا : اس کا جھوٹ وکذب بیانی اور فاجرو قسم کی قسموں یا خیانت جسے غفلت کا نام دیتے ہیں، یا ظلم کرنے یا پھر ظلم پر اعانت کرنے پر مشتمل ہو، تو یہ مسلمانوں کے ہاں بالاتفاق حرام ہے، اگر یہ مقابلہ اور نیزہ بازی میں بھی ہو، تو پھر اگر یہ شطرنج یا نردشیر وغیرہ میں ہو تو کیسے ؟

اور اسی طرح جب فرض کیا جائے کہ یہ اس کے علاوہ کسی اور فساد کو لازم کرتی ہے، مثلا فحاشی کی شروعات کے اجتماع پر، یا ظلم وزیادتی میں تعاون وغیرہ پر، یا اس سے کھیلنا ایسی اشیاء کی کثرت اور ظہور کی طرف لے جائے جو اس کے ساتھ ترک واجب یا حرام فعل پر مشتمل ہو، تو یہ اور اس طرح کی دوسری صورتیں ایسی ہیں جن کی حرمت پر مسلمانوں کا اتفاق ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (218/32).

دوم :

اور یہ کہ ہارنے والا اس گیم کی اجرت ادا کرے، تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ یہ جوا اور قماربازی ہے، اور یہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی وجہ سے حرام ہے :

{اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب، اور درگاہیں، اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، اس سے الگ تھلگ رہو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے متعلق تمہارے درمیان عداوت ودشمنی بغض ڈال دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، کیا تم رکنے والے ہو}. المائدۃ (90-91).

اس لیے کہ - اگر یہ کھیل حرام کام سے خالی ہو تو پھر - اصل یہ ہے کہ اس کھیل کی اجرت سب کھلاڑیوں کے ذمہ ہے، تو اس طرح کھیلنے والا اس میں داخل ہوگا کہ ہار جائے تو اپنی اور دوسرے کھلاڑیوں کی اجرت بھی ادا کرے گا، اور یا پھر جیت جائے تو اجرت میں سے اس کا حصہ ساقط ہوجائے گا اور وہ اجرت ادا نہیں کرے گا، اسے مقابلہ کہا جاتا ہے، اور یہ مقابلہ میں کچھ رقم بطور شرط رکھی جاتی ہے، اور شریعت میں یہ جائز نہیں، صرف وہ جائز ہے جس کی نص وارد ہے اور جس سے جہاد میں معاونت حاصل کی جاتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مقابلہ میں مال حاصل کرنا صرف تیراندازی یا اونٹ یا گھوڑے میں ہے، اس کے علاوہ کسی میں نہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1700) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یعنی تیر اندازی یا گھوڑ سواری کی دوڑ میں یا اونٹ میں، اور علماء کرام نے جھاد میں مدد و معاون اشیاء کا بھی اس پر قیاس کیا ہے، اور بعض علماء کرام نے شرعی علم میں ہونے والے مقابلے بھی اس کے ساتھ ملحق کیے ہیں، کیونکہ اس سے شریعت کی مدد و نصرت ہوتی ہے، جیسے کہ جھاد، اور تلوار کے ساتھ ہوتی ہے.

مستقل کمیٹی سے "بیبی ووٹ" کھیل اور ہارنے والے شخص کا اس کھیل کی قیمت ادا کرنے کے حکم کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

جب اس کھیل کی حالت وہی ہو جو بیان کی گئی ہے کہ اس میں کھیلنے والی میز پر مجسمے ہوں، اور ہارنے والے شخص کا کھلونا استعمال کرنے کی بنا پر کھیل کی اجرت ادا کرنا کئی ایک امور کی بنا پر حرام ہے :

اول :

اس کھیل میں مشغول ہونا اس لہو لعب میں شمار ہوتا ہے جس سے کھیلنے والے کی فراغت میں خلل پڑتا ہے، اور اس کی اکثر دینی و دنیاوی مصلحتیں ضائع ہو کر رہ جاتی ہیں، اور کھیلنے والا اس کا عادی ہو جاتا ہے، اور اس سے بھی بڑھ کہ یہ جوا کھیلنے کا ذریعہ بنتا ہے، جو کھیل بھی اس طرح کا ہو وہ شرعا باطل اور حرام ہے.

دوم :

احادیث صحیحہ جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالی نے مصور کی شدید قسم کی وعید سنائی اور عذاب دینے کا ذکر کیا ہے مجسمے اور تصاویر بنانا اور تیار کرنا اور اس پر راضی ہونا کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اور ایسا کرنے والے کو آگ اور المناک قسم کا عذاب دیا جائے گا.

سوم :

ہارنے والے کے لیے کھیل کی اجرت کی ادائیگی کرنا حرام ہے؛ اس لیے کہ یہ اسراف و فضول خرچی اور لہو و لعب میں مال ضائع کرنے میں شام ہوتا ہے، اور یہ کھیلنے کی اجرت کا معاہدہ باطل ہے، اور کھلاڑی سے کمائی کرنا حرام اور باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، تو اس طرح یہ کبیرہ گناہ اور اور جوا و قمار بازی ہے جو شریعت اسلامیہ میں حرام ہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (439/4).

واللہ اعلم.